تکمیل واصلاح اور مکمل نظر ثانی شدہ ایڈیشن

تاریخ ابنِ کثیر



حافظ عماد الدین ابو الفدا اسماعیل ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ

اردو ترجمہ

البداية والنهاية

دار الاشاعت کراچی

تخریج واصلاح اور مکمل نظر ثانی شدہ ایڈیشن

تاریخ ابنِ کثیر

اردو ترجمہ

البداية والنهاية

جلد دوم

حصہ سوم و چہارم

وحی کا آغاز، اسلام کا کسمپرسی کا دور، ہجرت حبشہ، کفار کے مظالم اور ہجرت مدینہ کے بعد غزوۂ بدر تک کے مفصل احوال

آغاز سن ۳ ہجری، اسلامی غزوات وسرایا، یہود مدینہ کی بیخ کنی، اقوام عالم کے بادشاہوں سے خط وکتابت اور اسلام کی فتح وکامرانی کے سال ۸ ہجری تک کے واقعات

حافظ عماد الدین ابو الفدا اسماعیل ابنِ کثیرؒ متوفی ۷۷۴ھ

ترجمہ وتحقیق

مولانا ابو طلحہ محمد اصغر مغلؒ فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

دار الاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : نومبر ۲۰۰۸ء علمی گرافکس
ضخامت : 802 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

……… ملنے کے پتے ………

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Azhar Academy Ltd.
54-68 Little Ilford Lane
Manor Park, London E12 5Qa
Tel: 020 8911 9797

Islamic Books Centre
119-121 Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A.

آپ ﷺ سلام کا جواب دے دیتے، جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس لوٹے تو اس وقت ہم نے سلام عرض کیا تو آپ جواب نہ دیتے، ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! پہلے تو آپ نماز میں ہی سلام کا جواب دے دیا کرتے تھے اور اب ہم حبشہ سے واپس آئے ہیں تو آپ جواب عنایت نہیں فرماتے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں تو تسبیح وتحمید اور تلاوت ومناجات ہوتی ہے (اس میں سلام وکلام مناسب نہیں) (مسلم، ابوداؤد، نسائی بہ سند دیگر) ابن مسعود کی یہ روایت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی مسلم، بخاری میں مذکور روایت کی مؤید ہے کہ ہم نماز میں گفتگو کر لیتے تھے جب **قوموا للّٰہ قانتین** (۲/۲۳۸) آیت نازل ہوئی تو ہمیں نماز میں سکوت کا حکم دیا گیا اور کلام کرنے سے منع کر دیا گیا، واضح رہے کہ حدیث میں ہم سے مراد جماعت صحابہ رضی اللہ عنہ ہے کیونکہ زید انصاری اور مدنی صحابی ہیں نماز میں کلام کرنا تو مکہ میں ہی منسوخ ہو چکا تھا باقی رہا حدیث زید میں مدنی آیت کا ذکر کرنا تو یہ مسئلہ ذرا ٹیڑھا ہے ممکن ہے کہ زید نے سمجھا ہو کہ اس آیت سے کلام کرنے کی حرمت ثابت ہوئی ہے حالانکہ قبل ازیں اس کی حرمت ثابت ہو چکی ہے۔ واللہ اعلم۔

عثمان بن مظعون کا ولید کی پناہ رد کر دینا...... ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ حبشہ سے واپس پلٹنے والوں میں عثمان بن مظعون بھی تھے جنہوں نے ولید بن مغیرہ کی ہمسائیگی اور پناہ حاصل کر لی تھی۔ ابوسلمہ بن عبدالاسد نے اپنے ماموں ابوطالب کی پناہ حاصل کر لی تھی ان کی والدہ ابوطالب کی ہمشیرہ بسرہ بنت ابوطالب ہے، عثمان نے دیکھا کہ میرے مسلمان بھائی کفار کے ظلم وستم کا نشانہ ہیں اور میں ولید کی پناہ اور امان کے باعث آرام وراحت سے زندگی بسر کر رہا ہوں، واللہ! میرا ایک مشرک کی حمایت وہمسائیگی میں سکون واطمینان سے رہنا ایک دینی نقص ہے چنانچہ اس نے ولید بن مغیرہ سے کہا جناب! آپ نے اب تک اپنی ذمہ داری بخوبی سرانجام دی ہے اب میں آپ کو ذمہ داری سے سبکدوش کرتا ہوں اس نے کہا اے بھتیجے کیا وجہ ہے؟ شاید تمہیں کسی قریشی نے اذیت پہنچائی ہے تو عثمان نے نفی میں جواب دے کر کہا میں اللہ کی پناہ کی بجائے کسی کی پناہ کو پسند نہیں کرتا تو ولید نے کہا چلو کعبہ کے پاس چل کر میری پناہ کو علانیہ واپس لوٹا دو چنانچہ وہ دونوں مسجد میں چلے آئے تو ولید نے کہا عثمان نے میری پناہ کو واپس کر دیا ہے تو عثمان نے کہا ولید درست کہتے ہیں میں نے ان کو نہایت وفادار اور عمدہ ہمسائیگی والا پایا ہے بس میں نے ان کی امان کو واپس کر دیا۔

عثمان اور لبید...... پھر عثمان ایک مجلس میں چلے آئے جہاں لبید بن ربیعہ بن مالک بن جعفر اپنے اشعار سنا رہے تھے اس نے شعر کا ایک مصرعہ **الا کل شئی ماخلا اللّٰہ باطل** پڑھا تو عثمان نے خوب داد دی اور کلمہ تحسین کہا پھر اس نے دوسرا مصرعہ **و کل نعیم لا محالۃ زائل** پڑھا تو عثمان نے کہا بالکل غلط، جنت کی نعمت سدابہار ہے، تو لبید نے کہا قریشیو! تمہارے ہم نشین کو ایسا غیر مہذب جواب نہیں دیا جاتا تھا یہ رسم بد کب سے شروع ہوئی؟ تو ایک قریشی نے کہا یہ دیوانوں کے ایک گروہ کا ایک فرد ہے یہ ہمارا دین ترک کر چکے ہیں آپ اس کا برا نہ منائیں، عثمان نے اس قریشی کا ترکی بہ ترکی جواب دیا یہاں تک کہ معاملہ بڑھ گیا اور قریشی نے عثمان کی آنکھ پر تھپڑ رسید کر کے زخمی کر دیا ولید بھی قریب کھڑا یہ منظر دیکھ رہا تھا اس نے کہا اے بھتیجے واللہ! تیری آنکھ اس زخم سے محفوظ تھی آپ مضبوط پناہ میں زندگی بسر کر رہے تھے تو عثمان نے کہا جناب واللہ! میری تندرست آنکھ بھی مجروح آنکھ کے زخم پر رشک کرتی ہیں میں آپ سے زیادہ طاقتور کی پناہ وجوار میں ہوں، یہ سن کر ولید نے عثمان کو دوبارہ پناہ وامان کی پیش کش کی تو اس نے اس پیش کش کو ٹھکرا دیا۔

ابولہب کے کلمات...... ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ ابوسلمہ بن عبدالاسد نے جب ابوطالب سے پناہ حاصل کر لی تو مخزومی لوگوں نے ابو طالب سے عرض کیا جناب ابوطالب! آپ نے محمد ﷺ اپنے بھتیجے کو پناہ دی، درست ہے مگر آپ کا ابوسلمہ سے کیا واسطہ؟ ابوطالب نے کہا وہ میرا بھانجہ ہے اگر مجھے بھانجے کو امن وامان دینے کے حقوق میسر نہیں تو میں بھتیجے کو کیسے پناہ دے سکتا ہوں، یہ بات سن کر ابولہب نے کہا آپ ابوطالب پر بہت نکتہ چینی کرتے ہیں تم اس کی پناہ میں لوگوں پر ظلم وزیادتی کرتے ہو واللہ! قریشیو! یا تو تم ایسی حرکتوں سے باز آجاؤ یا میں اس کا ہر معاملہ میں ممدو معاون ہو جاؤں گا اور وہ ہر مقصد میں کامیاب ہو جائے گا۔

یہ تیز وتند گفتگو سن کر مخزومی کہنے لگے جناب ابوعتبہ! ہم معذرت خواہ ہیں (ابولہب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ان کا معاون ومددگار تھا)

اس کا یہ خیرخواہانہ اور مصالحانہ رویہ دیکھ کر ابو طالب کو امید کی کرن نظر آئی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت ونصرت کا کردار ادا کرے گا چنانچہ ابو طالب نے اس کو اپنی مدد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہتر رویہ اختیار کرنے پر آمادہ کیا۔

ان امرأ ابو عتيبة عمه
لفي روضة ما ان يسام المظالما
اقول له وأين منه نصيحتي
ابا معتب ثبت سوادك قائما
ولا تقبلن الدهر ما عشت خطة
تسب بها إما هبطت المواسما
وولّ سبيل العجز غيرك منهم
فانك لم تخلق على العجز لازما
وحارب فان الحرب نصف ولن ترى
اخا الحرب يعطي الخسف حتى يسالما

''وہ آدمی جس کا چچا عیش وعشرت میں ہو وہ ظلم وستم کا نشانہ نہ ہو، میں اسے کہتا ہوں (لیکن میری نصیحت کہاں کارگر ہے) اے ابومعتب! (ابولہب کی کنیت) تم ثابت قدم رہو تو کبھی ایسی خصلت قبول نہ کرو جو باعث عار وندامت ہو۔ اگر تو حج کے موسم میں لوگوں کے پاس جائے۔ عاجزی اور ناتوانی کی راہ کسی اور کے سپرد کردے تو خوشامد اور انکساری کے لئے پیدا نہیں ہوا۔ برسر پیکار آ، بے شک جنگ سے انصاف میسر ہوتا ہے۔ پیکار پرست کو کبھی ذلت سے دوچار نہیں دیکھے گا حتیٰ کہ اس سے صلح وآشتی ہوگی۔''

وكيف ولم يجنوا عليك عظيمة
ولم يخذلوك غانما او مغارما
جزى اللّٰه عنا عبد شمس ونوفلا
وتيما ومخزوما عقوقا ومأثما
بتفريقهم من بعد ود وألفة
جماعتنا كيما ينالوا المحارما
كذبتم وبيت اللّٰه نبزى محمداً
ولما تروا يوما لدى الشعب قائما

''تیری یہ کیفیت کیونکر ہے حالانکہ بنی ہاشم نے تجھ پر کوئی ظلم نہیں کیا اور نہ وہ تجھے تیری فراخ دستی اور تہی دستی کے وقت تجھ سے جدا ہوئے۔ عبدشمس، نوفل، تیم اور مخزوم قبیلے کو اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے قطع رحمی اور گناہ کا بدلہ دے۔ اس باعث کہ انہوں نے ہمارے قبیلہ کو محبت والفت کے بعد جدا جدا کر دیا ہے تاکہ وہ ناجائز امور تک پہنچ سکیں۔ بیت اللہ کی قسم! تم غلط سمجھے ہو کہ ہم سے محمد چھین لئے جائیں گے جب تک کہ تم شعب کے پاس ایک فرد بھی کھڑا ہوا نہ دیکھو۔''

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا عزم ہجرت ......ابن اسحاق روایت کرتے ہیں وہ زہری سے اور وہ عروہ سے اور وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ پر مکہ کی فضا تنگ ہوگئی اور ان کو وہاں سخت تکلیف پہنچی نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ پر

مصائب کے پہاڑ ٹوٹتے دیکھ کرانہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کی اجازت طلب کی اور آپ نے اجازت مرحمت فرمادی چنانچہ مکہ سے ایک یا دو روز کے سفر کے بعد آپ کی ملاقات ابن دغنہ سے ہوئی، وہ بنی حارث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ میں سے تھا اور وہ اس وقت احابیش کا رئیس تھا۔ بقول واقدی اس کا نام حارث بن یزید ہے اور سہیلی نے اس کا نام مالک بتایا ہے تو اس نے پوچھا جناب کہاں؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میری قوم نے مجھے مکہ سے نکال دیا ہے، مجھے اذیت پہنچائی ہے اور میرے لئے مشکلات پیدا کر دی ہیں، ابن دغنہ نے کہا یہ نہیں ہوسکتا واللہ! تم قبیلہ کی زینت ہو، مصیبتوں میں کام آتے ہو، نیک کام کرتے ہو، مفلسوں کے مددگار ہو، واپس چلئے آپ میری پناہ میں ہیں چنانچہ وہ بھی آپ کے ہمراہ چلا آیا مکہ میں پہنچے تو ابن دغنہ نے کہا اے جماعت قریش! میں نے ابن ابی قحافہ کو پناہ دی ہے۔ اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ چنانچہ وہ لوگ ایذا رسانی سے باز آگئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بنی جمح میں ان کے گھر کے دروازے پر ان کی مسجد تھی وہ اس میں نماز پڑھتے تھے نہایت نرم دل تھے قرآن پڑھتے تو اشکبار ہو جاتے، غلام، بچے اور خواتین کی ہیئت وصورت کو تعجب کی نگاہ سے دیکھتے، چنانچہ قریش نے ابن دغنہ سے اپنی پریشانی کا اظہار کیا کہ آپ نے ان کو پناہ ہمیں ایذا پہنچانے کے لئے نہیں دی؟ وہ جب نماز میں قرآن تلاوت کرتا ہے تو اس پر محویت طاری ہو جاتی ہے اور اس کی شکل وصورت خاص انداز کی ہوتی ہے ہمیں اپنے بچوں، خواتین اور کمزور عقائد کے لوگوں پر خطرہ ہے کہ وہ اس فتنہ میں مبتلا ہو جائیں گے آپ اسے حکم دیجئے کہ وہ اپنے گھر کے اندر جیسے چاہے نماز پڑھے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ابن دغنہ کی پناہ رد کرنا...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ابن دغنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے آپ کو پناہ قوم کو اذیت پہنچانے کے لئے نہیں دی تھی وہ آپ کے اس جگہ نماز پڑھنے کو ناپسند کرتے ہیں اور اذیت محسوس کرتے ہیں اس لئے آپ اپنے گھر کے اندر جس طرح چاہیں نماز پڑھیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں آپ کی پناہ سے مستعفی ہو جاؤں اور اللہ کی پناہ پسند کر لوں تو ابن دغنہ نے کہا بالکل میرا عہد و پیمان لوٹا دو چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں آپ کی حفاظت و پناہ سے سبکدوش ہوتا ہوں یہ سن کر ابن دغنہ نے کھڑے ہو کر اعلان کر دیا کہ ابن ابی قحافہ نے میری پناہ اور ذمہ داری مسترد کر دی اب تم جانو اور وہ جانے۔

امام بخاری نے اس حدیث کو بیان کیا ہے اور اس میں ایک بہترین اضافہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے اپنے والدین کو مسلمان پایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلا ناغہ صبح وشام ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے، جب مسلمان سخت اذیت میں مبتلا ہو گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کی نیت سے حبشہ کی طرف روانہ ہوئے، برک غماد میں پہنچے تو وہاں رئیس قارہ ابن دغنہ سے ملاقات ہوئی تو اس نے پوچھا جناب! کہاں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میری قوم نے مجھے جلا وطن کر دیا ہے میں اب چاہتا ہوں کہ خدا کی زمین پر گھوم پھر کر اللہ کی عبادت کروں، چنانچہ یہ سن کر ابن دغنہ نے کہا آپ جیسا انسان تو نہ خود اپنا وطن چھوڑے نہ اسکو وطن چھوڑنے پر مجبور کیا جائے، آپ تو مفلس لوگوں کی ضروریات پوری کرتے ہیں، صلہ رحمی کرتے ہیں، درماندہ و ناتواں لوگوں کا بوجھ برداشت کرتے ہیں مہمان نوازی کرتے ہیں۔

مصائب میں لوگوں کے کام آتے ہیں اس لئے میں آپ کو پناہ دیتا ہوں اپنے شہر میں اپنے رب کی عبادت کیجئے چنانچہ ابوبکر واپس چلے آئے اور ابن دغنہ بھی آپ کے ہمراہ چلا آیا اور مغرب کے وقت تمام سرداران مکہ کے گھر جا کر اس نے کہا ابوبکر جیسا ہمہ صفت موصوف انسان نہ خود وطن ترک کرے اور نہ اس کو جلا وطن کیا جائے، کیا تم ایسے انسان کو شہر بدر کرنا چاہتے ہو جو مفلس لوگوں کی خبر گیری کرتا ہے، صلح رحمی کرتا ہے، درماندہ و نادار لوگوں کا پشت پناہ ہے مہمان نواز ہے اور مصائب میں لوگون کے کام آتا ہے، یہ باتیں سن کر قریش نے ابن دغنہ کی درخواست قبول کرتے ہوئے کہا آپ ابوبکر کو حکم دیں کہ وہ اپنے گھر کے اندر رہ کر نماز پڑھے اور جو چاہے تلاوت کرے، ہماری اذیت کا باعث نہ بنے اور علانیہ نہ پڑھے ہمیں اپنے بیوی بچوں کے فتنہ میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ لاحق ہے لہذا ابن دغنہ نے یہ تجویز ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بتائی تو آپ گھر کے اندر نماز پڑھنے لگے آہستہ اور چپکے پڑھتے۔

پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کچھ سوچ کر کھلے صحن میں مسجد بنالی، اور اس میں نماز پڑھتے اور تلاوت کرتے، مشرکین کے بچے اور خواتین ان کو

تعجب خیز نگاہوں سے دیکھتے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب قرآن تلاوت کرتے تو ان پر رقت طاری ہو جاتی اور بے ساختہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے اس صورت حال سے پریشان ہو کر مشرکین نے ابن دغنہ کو پیغام بھیج کر بلوایا، جب وہ آیا تو اسے کہنے لگے ہم نے ابوبکر کو پناہ آپ کی درخواست پر دی تھی کہ وہ گھر میں چپکے چپکے نماز پڑھے لیکن اس نے تجاوز کر کے کھلے طور پر مسجد تعمیر کر لی ہے اور بلند آواز سے نماز میں قرآن پڑھتا ہے ہمیں اپنے بچوں اور خواتین کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ لاحق ہے اگر وہ گھر کے اندر رہ کر چپکے سے پڑھیں تو بہتر ورنہ آپ اسے کہیں کہ وہ آپ کی ذمہ داری اور پناہ سے خارج ہو جائے گا، ہم آپ کے عہد کے خلاف ورزی پسند نہیں کرتے اور ابوبکر کو بھی علانیہ عبادت کرنے کا حق نہیں دے سکتے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ابن دغنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میں نے کیا عہد و پیمان کیا تھا؟ یا تو آپ اس کی پابندی کریں یا اسکو مسترد کر دیں میں یہ پسند نہیں کرتا کہ عرب میں یہ مشہور ہو کہ فلاں کے عہد اور ذمہ داری کو توڑ دیا گیا ہے، یہ سن کر حضرت ابوبکر نے کہا میں آپ کی ذمہ داری اور پناہ مسترد کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی پناہ وحفاظت پر اکتفا کر کے خوش ہوں۔

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابی بکر نے اپنے والد قاسم سے بتایا کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ابن دغنہ کی پناہ اور ذمہ داری کو مسترد کر دیا تو آپ کعبہ کی طرف جا رہے تھے کہ کسی بے وقوف اور شرارتی قریشی نے آپ کے سر پر مٹی ڈال دی، ولید بن مغیرہ یا عاص بن وائل آپ کے پاس سے گذرا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے کہا کیا دیکھتے نہیں اس احمق نے کیا کیا تو اسنے کہا (خود کردہ را علاجے نیست) یہ آپ نے اپنے ساتھ خود کیا ہے، یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تین بار کہا الٰہی! تو کتنا حلیم اور بردبار ہے۔

فصل

ان مندرجہ بالا واقعات کو ابن اسحاق نے قریش کا بنی ہاشم اور بنی عبد مناف کے خلاف معاہدہ کرنے اور ان کے درمیان ظالمانہ دستاویز مرتب کرنے اور ان کو شعب میں محصور کرنے اور اس صحیفہ کی منسوخی وغیرہ کے درمیان ذکر کیا ہے اور یہ ترتیب درست ہے بنا بریں امام شافعی کا مقولہ ہے:

من اراد المغازی فھو عیال علی ابن اسحاق

جو شخص مغازی کا علم طلب کرنا چاہتا ہے وہ ابن اسحاق کا محتاج، خوشہ چیں اور عیال ہے۔

صحیفہ کی منسوخی اور معطلی......ابن اسحاق کہتے ہیں کہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب شعب میں پابندی کے ساتھ تھے کہ اس صحیفہ کی منسوخی کی تحریک شروع ہوئی اس میں سب سے نمایاں حصہ ہشام بن عمرو بن حارث بن حبیب بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کا ہے۔ یہ نضلہ بن ہشام بن عبد مناف کے اخیافی اور ماں جائے بھائی عمر بن حارث کا بیٹا تھا، ہشام بن عبد مناف، بن ہاشم سے میل جول اور صلہ رحمی کرتا تھا اپنی قوم کا رئیس تھا غلے کے لدے ہوئے شتر کو شعب کے پاس لا کر بے مہار کر دیتا اور اسے مار کر شعب میں داخل کر دیتا۔ وہ اسی طرح صلہ رحمی اور ہمدردی کا اظہار اور کردار ادا کرتا رہتا تھا۔ اس نے زہیر بن ابی امیہ مخزومی سے کہا کہ اس کی والدہ عاتکہ بنت عبدالمطلب ہے کیا تجھے یہ پسند ہے کہ تم کھاؤ اور پیو اور عیش اڑاؤ اور تمہارے ماموں نہایت بدحال اور قطع رحمی سے دوچار ہوں؟ خدا کی قسم! اگر وہ ابوجہل کے ماموں ہوتے اور تو ان سے قطع رحمی کا سوال اٹھاتا تو وہ کبھی تیری بات نہیں مانتا تو اس نے کہا افسوس! میں تنہا کیا کر سکتا ہوں میرے ہمراہ ایک بھی ہوتو میں یہ صحیفہ ریزہ ریزہ کر دیتا، تو زہیر نے کہا تیسرا تلاش کیجئے۔

چنانچہ وہ مطعم بن عدی کے پاس گیا اور اسے کہا گیا تجھے پسند ہے کہ عبد مناف کے دو خاندان تباہ و برباد ہو جائیں اور تم قریش کے ہمراہ اس سازش میں شریک رہو؟ واللہ! اگر تم یہ موقع فراہم کر دیا تو اور لوگ بھی اس میں فوراً شامل ہو جائیں گے تو مطعم نے جواب دیا افسوس! میں تنہا اس میں کیا کر سکتا ہوں تو ہشام نے کہا دوسرا بھی موجود ہے اس نے پوچھا کون؟ تو جواب دیا میں ہوں پھر اس نے کہا کوئی تیسرا بھی تلاش کرو تو اس نے کہا تیسرا

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (ابوبکر بن ابی شیبہ، مروان بن معاویہ فزاری، عبداللہ بن الرحمان طائفی، عبدالرحمان بن خالد بن ابی جبل عدوانی) خالد بن ابی جبل عدوانی رحمۃ اللہ علیہ سے فرماتے ہیں اس نے رسول اللہ ﷺ کو ثقیف کی رہائش کے مشرق کی جانب دیکھا۔ آپ ﷺ عصا یا کمان کے سہارے کھڑے تھے اور میں نے آپ ﷺ سے سورہ والسماء والطارق سنی اور میں نے وہ پوری سورت بحالت شرک از بر یاد کر لی۔ پھر میں نے اسے مسلمان ہو کر پڑھا، بنو ثقیف نے اس وقت مجھے بلا کر پوچھا کہ اس شخص نے تمہیں کیا سنایا؟ تو میں نے پوری سورت ان کو سنادی تو وہاں موجود قریش کے لوگوں نے کہا ہم اپنے صاحب کو اچھی طرح جانتے ہیں اگر اس کی بات صحیح ہوتی تو ہم اس کے پیرو ہو جاتے۔

بخاری و مسلم میں بہ سند (عبداللہ بن وھب، یونس بن یزید، زہری، عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مذکور ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا آپ ﷺ پر غزوہ احد سے بھی زیادہ تکلیف دہ وقت گزرا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، عقبہ کے دن جو مجھے تکلیف پہنچی وہ اس سے بھی زیادہ شدید تھی۔ جب میں تبلیغ کرنے ابن عبد یالیل کے پاس گیا۔ اس نے میری بات قبول نہ کی۔ چنانچہ میں افسردہ اپنے خیال میں گم جارہا تھا کہ مجھے قرن ثعالب میں ہوش آیا۔

اہل طائف کی طرف سے سخت اذیتیں ملنے کے باوجود آپ ﷺ کا ان کے ساتھ نیک سلوک کرنا

جب میں نے قرن ثعالب میں سر اٹھا کر دیکھا کہ ایک بادل مجھ پر سایہ افگن ہے۔ اس میں جبرائیل علیہ السلام موجود ہیں۔ اس نے مجھے پکارا کہ اللہ نے آپ کی قوم کے کرخت جوابات سن لئے ہیں اس نے آپکے پاس پہاڑوں کا نگران فرشتہ بھیجا ہے۔ آپ ﷺ جو چاہیں حکم دیں پھر مجھے فرشتہ جبال نے پکار کر مجھے سلام کہا اور پھر کہا: یا محمد ﷺ! مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے، آپ کی قوم کے جوابات اس نے سن لئے ہیں۔ میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ آپ جو چاہیں حکم فرمائیں اگر تو میں دو پہاڑوں کو ان پر چپکا کر برابر کر دیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں سے ایسی اولاد پیدا کرے گا جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے گی۔"

فصل

طائف کے سفر سے واپسی پر جنات کی ایک جماعت کا آپ ﷺ کی تلاوت سننا

طائف سے واپسی میں آپ ﷺ نے مقام نخلہ میں رات گزاری اور صحابہ رضی اللہ عنہ کو صبح کی نماز پڑھائی تو جنات نے وہاں آپ ﷺ کی قرأت سنی۔ بقول ابن اسحاق وہ سات افراد تھے اور اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ پر سورہ احقاف (۲۹/۴۶) کی چند آیات و اذ صرفنا الیک نفرا من الجن نازل فرمائیں۔ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس مسئلہ پر ہم نے تفسیر میں بہت منسر بحث کی ہے۔

مکہ کی جانب واپسی...... رسول اللہ ﷺ طائف سے واپسی کے بعد مکہ مکرمہ میں مطعم بن عدی کے ہمسائے میں تشریف لائے اور قریش کے ہمت و جرأت اور تکذیب وعناد میں اضافہ ہو گیا:

والله المستعان وعليه التكلان

مکہ پہنچنے پر آپ ﷺ کا مطعم کے ہاں پناہ لینا...... مغازی میں اموی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اریقط کو اخنس بن شریق کے پاس روانہ کیا کہ وہ آپ ﷺ کے لئے مکہ میں ٹھہرنے کے لئے پناہ طلب کرے تو اس نے کہا: میں حلیف ہوں اور حلیف صمیم کو پناہ نہیں دیتا۔ پھر آپ ﷺ نے اسے سہیل بن عمرو کے پاس پناہ طلب کرنے کے لئے بھیجا۔ تو اس نے کہا کہ عامر بن لوی کی اولاد کعب بن لوی کی اولاد کو

پناہ نہیں دیتی۔ پھر آپ ﷺ نے اسے مطعم بن عدی کے پاس بھیجا تو اس نے پناہ دینا منظور کر کے کہا: انہیں کہو تشریف لے آئیں۔ چنانچہ اریقط نے رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی تو آپ نے اس کے پاس مکہ میں رات بسر کی۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کو مطعم اور اس کے چھ یا سات بیٹے مسلح ہو کر نکلے اور بیت اللہ میں چلے آئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کہا: آپ ﷺ طواف کیجئے اور وہ مطاف میں مسلح کھڑے تھے تو ابوسفیان نے مطعم بن عدی سے پوچھا: کیا پناہ دینے والے ہو یا تابعدار ہو؟ تو اس نے کہا تابعدار نہیں بلکہ پناہ دینے والا ہوں۔ تو اس نے کہا یہ پناہ اور عہد توڑا نہ جائے گا۔ مطعم وہاں بیٹھا رہا' یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف پورا کر لیا تو وہ آپ ﷺ کے ہمراہ آئے (اور آپ ﷺ گھر میں چلے آئے) اور ابوسفیان اپنی محفل میں چلا گیا۔

ہجرت کے بعد مطعم کا انتقال...... پھر کچھ عرصے کے بعد رسول اللہ ﷺ کو ہجرت کی اجازت مل گئی تو آپ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ چلے آئے اور تھوڑے عرصہ بعد مطعم فوت ہو گئے حسان بن ثابت ''شاعر اسلام'' نے کہا کہ میں ان کے بارے میں مرثیہ پڑھوں گا چنانچہ اشعار کہے:

فلو كان مجد مخلد اليوم واحد
من الناس نحى مجده اليوم مطعما
أجرت رسول الله منهم فاصبحوا
عبادك مالبى محل وأحرما
فلو سئلت عنه معد بأسرها
وقحطان أو باقى بقية جرهما
لقالوا اهو الموفى بخفرة جاره
وذمته يوما إذا ما تجشما
وما تطلع الشمس المنيرة فوقهم
على مثله فيهم أعز وأكرما
اباه اذا يابى وألين شيمة
وأنوم عن جار اذا الليل أظلما

''اگر مجد و شرف کسی کو دوام بخش سکتا تو آج مطعم کو اس کا وقار موت سے بچا لیتا۔ تم نے اہل مکہ سے رسول اللہ ﷺ کو پناہ دی اور وہ تیرے تابع ہیں جب تک مناسک حج جاری ہیں۔ اگر مطعم کے بارے پورے معد قبیلے اور قحطان یا باقی ماندہ جرہم سے سوال کیا جائے۔ وہ سب بولیں گے کہ وہ اپنے ہمسایہ کے عہد اور ذمہ کو پورا کرتا ہے جب وہ دشوار کام کا ارادہ کر لے۔ ان میں اس جیسے معزز و مکرم انسان پر آفتاب طلوع نہیں ہوتا یعنی وہ بے مثال شخص ہے۔ انکار کرنے میں جب وہ انکار کرے اور نرم طبع ہونے کی وجہ سے اور جب تاریک رات ہو تو وہ اپنے ہمسایہ کی ذمہ داری پوری کر کے ہی چین سے سوتا ہے''۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے اسیروں کے بارے آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور مجھ سے ان کے بارے سفارش کرتا تو میں یہ سب اسیر اس کو دے دیتا۔

عرب قبائل میں آپ ﷺ کی تبلیغ اسلام

ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب طائف سے مکہ واپس تشریف لے آئے تو قریش آپ ﷺ کے پہلے سے زیادہ مخالف

پناہ نہیں دیتی۔ پھر آپ ﷺ نے اسے مطعم بن عدی کے پاس بھیجا تو اس نے پناہ دینا منظور کر کے کہا: انہیں کہو تشریف لے آئیں۔ چنانچہ اریقط نے رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی تو آپ نے اس کے پاس مکہ میں رات بسر کی۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کو مطعم اور اس کے چھ یا سات بیٹے مسلح ہو کر نکلے اور بیت اللہ میں چلے آئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کہا: آپ ﷺ طواف کیجئے اور وہ مطاف میں مسلح کھڑے تھے تو ابوسفیان نے مطعم بن عدی سے پوچھا: کیا پناہ دینے والے ہو یا تابعدار ہو؟ تو اس نے کہا تابعدار نہیں بلکہ پناہ دینے والا ہوں۔ تو اس نے کہا یہ پناہ اور عہد توڑا نہ جائے گا۔ مطعم وہاں بیٹھا رہا' یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف پورا کر لیا تو وہ آپ ﷺ کے ہمراہ آئے (اور آپ ﷺ گھر میں چلے آئے) اور ابوسفیان اپنی محفل میں چلا گیا۔

ہجرت کے بعد مطعم کا انتقال...... پھر کچھ عرصے کے بعد رسول اللہ ﷺ کو ہجرت کی اجازت مل گئی تو آپ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ چلے آئے اور تھوڑے عرصہ بعد مطعم فوت ہو گئے حسان بن ثابت "شاعر اسلام" نے کہا کہ میں ان کے بارے میں مرثیہ پڑھوں گا چنانچہ اشعار کہے:

فلو كان مجد مخلد اليوم واحد
من الناس نحي مجده اليوم مطعما
أجرت رسول الله منهم فاصبحوا
عبادك ما لبي محل وأحرما
فلو سئلت عنه معد بأسرها
وقحطان أو باقي بقية جرهما
لقالوا هو الموفي بخفرة جاره
وذمته يوما إذا ما تجشما
وما تطلع الشمس المنيرة فوقهم
على مثله فيهم أعز وأكرما
اباه اذا يابى وألين شيمة
وأنوم عن جار اذا الليل أظلما

"اگر مجد وشرف کسی کو دوام بخش سکتا تو آج مطعم کو اس کا وقار موت سے بچا لیتا۔ تم نے اہل مکہ سے رسول اللہ ﷺ کو پناہ دی اور وہ تیرے تابع ہیں جب تک مناسک حج جاری ہیں۔ اگر مطعم کے بارے پورے معد قبیلے اور قحطان یا باقی ماندہ جرہم سے سوال کیا جائے۔ وہ سب بولیں گے کہ وہ اپنے ہمسایہ کے عہد اور ذمہ کو پورا کرتا ہے جب وہ دشوار کام کا ارادہ کر لے۔ ان میں اس جیسے معزز و مکرم انسان پر آفتاب طلوع نہیں ہوتا یعنی وہ بے مثال شخص ہے۔ انکار کرنے میں جب وہ انکار کرے اور نرم طبع ہونے کی وجہ سے اور جب تاریک رات ہو تو وہ اپنے ہمسایہ کی ذمہ داری پوری کر کے ہی چین سے سوتا ہے"۔

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے اسیروں کے بارے آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور مجھ سے ان کے بارے سفارش کرتا تو میں یہ سب اسیر اس کو دے دیتا۔

عرب قبائل میں آپ ﷺ کی تبلیغ اسلام

ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب طائف سے مکہ واپس تشریف لے آئے تو قریش آپ ﷺ کے پہلے سے زیادہ مخالف